احکام اعتکاف

طبق نظر: آیت اللہ خامنہ ای، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ مکارم شیرازی

مشکات قرآنی حدیثی ثقافتی ادارہ

اعتکاف

تعریف

لغت: اعتکاف سے مراد روکنا، بندکرنا یا گوشہ نشین ہونے کےہے۔

اصطلاح: شرعی و فقہی اصطلاح میں ایسے ایام میں انسان کا جامع مسجد میں اپنے آپ کو محصور و محدود رکھ کر عبادت خداوندی میں وقت گذارنا کہ جن دنوں میں اُس کا روزہ رکھنا صحیح ہو ،اعتکاف کہلاتا ہے

اہمیت

رسول خدا ص نے فرمایا: "اعتکاف عشر فی شہر رمضان تعدل حجتین و عمرتین " ماہ رمضان کے ایک عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہے وہ پہلے عشرہ میں ہو یا دوسرے میں یا تیسرے عشرہ میں ہو) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔ (وسائل الشیعہ،ج10،ابواب الاعتکاف،باب12)

رسول خدا ص نے فرمایا :"من اعتکف ایماناً و احتساباً غفر لہ ماتقدم من ذنبہ"یعنی جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور محاسبۂ نفس انجام دیتے ہوئے اعتکاف کی عبادت میں اوقات بسر کرے،اس کی گذشتہ خطاوں سے درگذر کی جائے گی ۔(کنز العمال ج۸،ص۵۳)

زمان

سال کے تمام ایام میں اعتکاف کرنا (اعتکاف میں بیٹھنا) جائز اور پسندیدہ عمل ہے سوائے ان دنوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے مثلا: عید الفطر اور عید الاضحی.

مدت

اعتکاف کی کم سے کم مدت ۳ دن ہے۔ ۳ دن سے کم اعتکاف صحیح نہیں۔

حد اکثر مدت

اگر اعتکاف کے دوران عید الفطر یا عید الاضحی نہ آئیں (کیونکہ ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے) تو اس کی مدت میں کوئی محدودیت نہیں ہے۔ البتہ یہ بات واضح رہے کہ جو شخص سال کے اکثر دنوں میں حالتِ اعتکاف میں (معتکف) رہے، ممکن ہے یہ عمل اس کے بعض واجبات کے ترک ہونے کا سبب بنے۔

اعتکاف شروع ہونے کا زمانہ

ضروری ہے کہ اعتکاف کا آغاز طلوعِ فجر (اذانِ فجر) سے کیا جائے۔لہذا اگر اعتکاف کی ابتدا، دن کے کسی اور وقت کی جائےتو وہ دن اعتکاف میں شامل نہیں ہو گا. خواہ مسجد میں تاخیر سے آنے کا سبب کوئی مجبوری ہی کیوں نہ ہو.

اعتکاف کی شرائط

۱: نیت	۲: ایمان	۳: عقل	۴: روزہ رکھنا
۵: جامع مسجد میں قیام	۶: مسجد سے باہر نہ نکلے	۷: تین دن سے کم نہ ہو	۸: والدین، ھمسر{میاں/بیوی}،مالک کی اجازت

Contact: +923342727196
srhrizvi110@gmail.com

اعتکاف کی اقسام

واجب

اعتکاف کے واجب ہونے کے اسباب

- نذر، عہد، قسم: مثلاً کوئی شخص نذر کرے، قسم کھائے یا اپنے خدا سے عہد کرے کہ اگر اس کا فلاں کام ہو گیا، یا فلاں بیماری سے نجات مل گئی تو کچھ دنوں کے لیے مسجد میں اعتکاف کرے گا۔
- شرطِ ضمنِ عقد: مثلاً کرائے کے مکان کے معاملے کے وقت مالک مکان یہ شرط رکھے کہ کرایہ دار ہر سال 3 دن مسجد میں اعتکاف کرے گا اور کرایہ دار بھی اس شرط کو قبول کرے۔
- اجرت (کسی کی نیابت میں) :اگر کوئی شخص اجرت لے کر یا اجرت کے بغیر کسی مرحوم کی نیابت میں مسجد میں معتکف ہو۔ آیت اللہ مکارم کے نزدیک اس اعتکاف(استیجاری) میں اشکال ہے۔
- ابطال (توڑنا-خراب کرنا) : کبھی کبھار اعتکاف کو باطل کرنے کی صورت میں اس کی قضا واجب ہو جاتی ہے۔

نوٹ: اگر کوئی شخص مستحب اعتکاف کی نیت سے معتکف ہوا ہو تو دوسرے دن کے اختتام (اذانِ مغرب) کے بعد، تیسرے دن کا اعتکاف اس پر واجب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر مزید دو دن اعتکاف میں رہے تو اس کا تیسرا دن واجب ہو جائے گا۔

مستحب

شریعتِ اسلام میں اعتکاف مستحب عمل ہے۔ {یعنی ذاتا مستحب ہے واجب نہیں ہے.}

اعتکاف کی نیت

- **نیت**: اعتکاف کے صحیح ہونے کےلیے اس کی نیت اور نوعیت کا تعین ضروری ہے لیکن واجب یا مستحب کی نیت کرنا ضروری نہیں۔
- **نیت کا وقت**: معتکف پہلے دن کی طلوع فجر (اذانِ فجر) سے پہلے نیت کرے اور اگر (اذانِ فجر) سے پہلے رات میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہے تو اس وقت بھی نیت کی جا سکتی ہے۔ لیکن طلوعِ فجر کے بعد نیت کرنا جائز نہیں۔
- **اگر کوئی اذان صبح تک مسجد میں نہ پہنچے**: تو وہ اس دن اعتکاف کی نیت نہیں کرسکتا مگر یہ کہ گذشتہ رات مسجد میں اعتکاف کی نیت سے گزاری ہو اور اذان کے وقت کسی شرعی عذر مثلا وضو کے لیے مسجد سے باہر ہو ۔
- **تلفیقی نیت**: تلفیق یعنی ایسا نہیں کر سکتا کہ پہلےدن کے کچھ حصہ اور آخری دن کہ کچھ حصہ کو ملا کر ایک دن حساب کرے ۔اعتکاف کے لۓ یہ ضروری ہے کہ اس کا آغاز اذانِ فجر سے ہو لہذا وہ دن جو پورا نہیں ہوا ناقص رہ گیا ہو اعتکاف میں شمار نہیں ہوگا گرچہ مسجد میں تاخیر سے پہنچنا کسی مجبوری کے تحت ہی کیوں نہ ہو۔
- **وہ شرطیں جو نیت میں جائز ہیں**: اعتکاف کی نیت کے ساتھ یہ شرط (ذہن میں) رکھی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی عرفی یا شرعی عذر پیش آیا تو اعتکاف کو ختم کرسکتے ہیں، گرچہ کہ وہ اعتکاف کا تیسرا دن ہی کیوں نہ ہو ۔لہذا اگر تیسرے دن معتکف اعتکاف سے خارج ہو تو حرام کا مرتکب نہ ہوگا۔
  - **نیت کی جائز شرائط کا وقت یا زمان**: یہ شرائط ،اعتکاف کی نیت کے مقارن {ساتھ}ہی ذہن میں ہونی چاہیئں نہ نیت سے پہلے ہوں نہ اس کے بعد۔
- **نیت سے عدول یا پلٹنا**: ایک اعتکاف کو دوسرے اعتکاف میں بدلنے کی نیت صحیح نہیں ہے۔ (مثلا مستحب سے واجب کی نیت میں) چاہیے دونوں اعتکاف واجب یا دونوں مستحب ہی کیوں نہ ہوں۔

دین لینے کا معیار

وَ قَالَ علیه السلام : «مَنْ أَخَذَ دِينَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ زَالَتِ الْجِبَالُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ، وَ مَنْ أَخَذَ دِينَهُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ، رَدَّتْهُ الرِّجَالُ» «الكافي (ط - دارالحديث)، ج1، ص: 14

جس نے اپنا دین اللہ کی کتاب اور صحیح سنت سے لیا (عقیدہ میں اتنا راسخ ہوگا)پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے لیکن یہ ثابت قدم رہے گا اور جس نے اپنا دین افواہ (سنی سنائی باتوں) سے لیا تو لوگ ہی اسے رد کردیں گے۔

اعتکاف کا روزہ

روزہ رکھنے کی توانائی/ صلاحیت

اعتکاف کی بنیادی اور اساسی شرط روزہ رکھنا ہے۔ روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

روزے کا معتکف کے لیے نقصان دہ ہونا

اگر روزہ رکھنا کسی فرد کے لیے نقصان دہ ہو، یا عقلی طور پر یہ احتمال ہو کہ روزہ رکھنا بیماری کا باعث بنے گا، یا اس کی بیماری بڑھ جائے گی یا وہ فرد دیر سے صحت یاب ہوگا تو اس صورت میں اس کا اعتکاف صحیح نہیں بلکہ اگر ایسی صورت میں روزہ رکھے تو حرام کا مرتکب ہوگا۔

لیکن

ایسے شخص کے، ثواب کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنےاور اعمال کیےانجام دینے میں کوئی ممانعت نہیں۔

نیابتی روزہ

- **میت کی نیابت**: ایک ایسا شخص جو وفات پا گیا ہو اس کی نیابت میں اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔
- **چند مرحومین کی نیابت**: چند مرحومین کی نیابت میں اعتکاف صحیح نہیں ہے۔ البتہ اعتکاف کے ثواب کو تمام مرحومین کی ارواح کو ہدیہ کیا جا سکتا ہے۔
- **زندہ شخص کی نیابت**: اگر کسی زندہ شخص کی نیابت میں معتکف ہوں تو ضروری ہے کہ رجائ مطلوبیت کی نیت سے ہو۔

اعتکاف کے لیے روزے کی نذر

اعتکاف ایک مستحب عمل ہے ، انسان اعتکاف کیلیے روزہ کو اس کی شرائط کی رعایت کے ساتھ نذر کر سکتا ہے۔ نذر کی صورت میں روزہ واجب ہوجاتا ہے۔

مستحب روزہ

اگر کسی شخص کے ماہ رمضان کے قضا روزے باقی ہوں تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اس مسئلے میں مراجع کرام کے درمیان اختلاف نہیں ہے۔

اگر کوئی یہ بھول جائے کہ اس کے ماہ رمضان کے قضا روزےباقی ہیں اور مستحب روزہ رکھ لے

- اگر اذان ظہر سے پہلے اسے یاد آجائے تو وہ مستحب روزہ کی نیت کو قضا روزے کی نیت میں بدل سکتاہے۔
- اگر اذانِ ظہر کے بعد یاد آئے تو اسکا روزہ باطل ہے۔

قیامت میں رسول اللہ ص، اللہ کے حضور اپنی امت کے خلاف ایک ایف آئی آر{F.I.R} درج کروایں گے

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (فرقان30)

اور رسول کہے گا اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔

مَهْجُوْرًا عربی زبان میں وہاں استعمال کرتے ہیں جہاں بہت سارے لوگ مل کر کسی کام کے نہ کرنے پر متحد ہو جائیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ قیامت میں رسول خدا ص کی شکایت کا ہاتھ ہمارے دامن گیر نہ ہو تو آئیں اس ماہ رمضان میں اللہ سے عہد کرتے ہوئے قرآن مجید کو اول سے آخر تک ترجمہ سے تدبر و تعقل کے ساتھ پڑھنا شروع کریں تاکہ اس کتاب سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کر سکیں، کیونکہ قران میں صاحبان فکر و عقل ہی کے لیے نشانیاں ہیں

Contact: 03342727196
srhrizvi110@gmail.com

اعتکاف کی جگہ

شرائط مسجد

اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ وہ شہر کی جامع (ایسی مسجد جس کے اجتماعات تمام اہل شہر کے لیے ہوں کسی خاص گروہ اور طبقے کے لیے نہ ہو۔)مسجد میں انجام پائے۔پس کسی قبیلے یا بازار کی مسجد اور کسی ایسی جگہ جو مسجد کا حصّہ نہ ہو، اعتکاف ٹھیک نہیں ہے۔(نماز جمعہ مسجد جامع کے لیے شرط لازم نہیں ہے)

مکارم: وہ مساجد کہ جن میں باقاعدگی سے نمازِ جماعت برگزار ہوتی ہو، خواہ اگر ۵ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہو۔ ان مساجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ مثلا کسی مارکیٹ کی مسجد یا بعض سرکاری اداروں میں موجود مساجد۔

سیستانی: مسجد کے جامع ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اسکا امام جماعت بھی عادل ہو۔

یونیورسٹی کی مسجد میں اعتکاف

خامنہ ای: رجاءِ مطلوبیت کی نیت سے اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

مکارم: ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے جہاں باقاعدگی سے نمازِ جماعت ادا کی جاتی ہو ،حتی ایک وقت ہی کی نماز جماعت باقاعدگی سے برپا ہوتی ہو۔

بقیہ مراجع: یونیورسٹی کی مسجد میں اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

مسجد میں رکاوٹ کا پیش آنا

مکارم: اگر متعکف کی مسجد میں (یعنی وہ مسجد جہاں فرد معتکف ہوا ہے) کوئی ایسی رکاوٹ پیش آجائے جس سے اعتکاف جاری رکھنا ممکن نہ ہو (مثلا مسجد کا خراب ہونا، امنیت کا ختم ہوجانا، یا اب اعتکاف کے امکانات فراہم نہ ہوں) اس صورت میں اس معتکف کا اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔

بقیہ مراجع: یونیورسٹی کی مسجد میں اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

دو مساجد میں اعتکاف

اعتکاف کوایک ہی مسجد میں مکمل کرنا ضروری ہے۔اگر اعتکاف کا کچھ وقت ایک مسجد میں اور کچھ وقت دوسری مسجد میں انجام دیا جائے تو یہ اعتکاف صحیح نہیں۔

لیکن

اگر دو مسجدیں اس طرح آپس میں متصل ہوں کہ انہیں ایک ہی شمار کیا جاتا ہو تو ان میں اعتکاف صحیح ہے

ایک جگہ کہ مسجد ہونے کے بارے میں شک

جس مقام کے بارے میں مسجدہونےکاشک ہو، وہ مسجد کے حکم میں شامل نہیں

صحن مسجد

مسجدکا صحن اگر مسجد کا حصہ ہو تو وہاں اعتکاف صحیح ہے؛ لیکن اگر کسی حصہ کے بارےمیں شک ہوتو وہاں جانا جائز نہیں

مستقل مسجد میں حاضر رہنا

اعتکاف کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ معتکف مستقل مسجد میں موجود رہے

مسجدسے خروج {باہر نکلنا}

اعتکاف کی حالت میں مسجد سے باہر نکلنا، چاہے یہ نکلنا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو ، اعتکاف کو باطل کر دیتا ہے اور اگر اعتکاف واجب ہو چکا ہو (دو روز گزر چکے ہوں) تو مسجد سے غیر ضروری خروج حرام ہے۔

لیکن

اگر کوئی عذر پیش آجائے تو مسجد سے نکلا جا سکتا ہے، اس کی وجہ سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا

Contact: 03342727196
srhrizvi110@gmail.com

مسجد سے خارج ہونے کے عذر

- شرعی عذر و ضرورت جیسے واجب وضو یا غسل کے لئے
- عرفی ضرورت جیسے کسی بیمار کی عیادت یا جنازہ میں شرکت
- عقلی ضرورت جیسے رفع حاجت یا ڈاکٹر کے پاس جانا

وہ عذر جن کی وجہ سے مسجد سے باہر جانا جائز ہے

- **جمعہ کی نماز میں شرکت** ← کوئی اشکال نہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ضرورت سے زیادہ نہ رُکا جائے۔
- **کسی ایسے امتحان میں شرکت جو مستقبل ساز ہو** ← اگر عرفی ضرورت ہو اور بہت اہمیت کا حامل ہو تو کوئی اشکال نہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ضرورت سے زیادہ نہ رُکا جائے اور فرصت ملتے ہی فوراً اعتکاف میں واپس آجائے۔
- **بدن کے کچھ اعضا کا مسجد سے باہر نکلنا** ← جیسے کوئی اپنا ہاتھ مسجد کی کھڑکی سے باہر نکالے۔
- **حمام جانا (نظافت/غسل واجب)** ← اس شرط کے ساتھ کہ ضروری ہو اور ضرورت بھر ٹھرا جائے اور طول نہ دیا جائے
- **عدالت میں گواہی دینے جانا** ← ضرورت بھر ٹھرا جائے اور طول نہ دیا جائے
- **قرض ادا کرنے کیلئے جانا اس حالت میں کہ ادا کرنے کا دن آپہنچے اور قرض دینے والا قرض مانگے** ← اگر صحب قرض کو مسجد میں بلا کر یا موبائل یا دیگر چیزوں سے مسیج و غیرہ کے ذریعے یا کسی اور شخص کے ذریعے قرض ادا کر سکتا ہو تو مسجد سے خارج نہ ہو
- **مستحب غسل یا وضو کے لئے**
  - سیستانی، وحید ← احتیاط واجب کی بنائ پر جائز نہیں
  - زنجانی نوری ← جائز نہیں
  - بقیہ مراجع ← اشکال نہیں ہے
- **دفتری کاموں کو انجام دینے کے لئے** ← اگر شرعی، عرفی یا عقلی ضرورت ہو اور کوئی اور شخص آپ کی جگہ پر انجام نہ دے سکے تو کوئی اشکال نہیں

البتہ

اس شرط کے ساتھ کے ضرورت بھر رُکا جائے اور پھر پہلی فرصت میں مسجد واپس آیا جائے۔

نوٹ

مندرجہ بالا تمام مسائل میں آقای سیستانی اور مکارم کے نزدیک مسجد سے ۲گھنٹے سے زیادہ کے لئے سے خارج نہیں ہونا چاہیئے

اعتکاف

۲۴ گھنٹے اللہ سے اپنا رابطہ قائم کریں

Contact: 03342727196
srhrizvi110@gmail.com

جن صورتوں میں مسجد سے باہر جانا جائز نہیں

کلاس میں شرکت کیلئے
کلاس میں شرکت کرنا ضروری کام شمار نہیں ہوتا۔

کپڑے دھونے اور کھانا کھانے کیلئے
لیکن اگر ضروری ہوجائے اور کوئی اور شخص آپ کیلئے یہ کام انجام نہ دے سکے۔ مثلا آپکے لئے کھانا نہ لا سکے

کھانا خریدنے کیلئے
لیکن اگر ضروری ہوجائے اور کوئی دوسرا شخص آپکے لیئے یہ کام انجام نہ دے سکے۔**توجہ**: اگر بغیر خرید و فروخت کے کھانا لے سکتا ہو، مثلا قرض کے طور پر، تو خرید و فروخت انجام نہ دے۔

انجیکشن یا ڈرپ لگوانے کیلئے
اگر انجیکشن لگانے کا ماہر فرد اعتکاف کی جگہ پر انجیکشن لگا سکتا ہو تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔

دن میں ڈیوٹی پر جانے کیلئے
اگر آپ دفتر سے چھٹیاں نہ لے سکیں اور روزانہ دفتر جانا ضروری ہو تو آپ اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتے۔

معتکف کا فوری طور پر مسجد سے نکلنا

جنب
اگر کوئی شخص سوتے میں محتلم ہو جائے، پس جیسے ہی متوجہ ہو فوری طور مسجد سے باہر نکل جائے اور غسل کرے۔ کیونکہ مجنب کا مسجد میں ٹھہرنا حرام ہے۔ اگر کوئی لاپرواہی کی وجہ سے انجام نہ دے تو حرام کا مرتکب ہو گا اور اس کا اعتکاف بھی باطل ہو جائے گا

حائض
ان مسائل کی تفصیلات کے لیے اپنے مجتہد کی توضیح المسائل میں رجوع کریں

ڈرپ یا انجکشن لگوانا

خامنہ ای
روزہ دار طاقتور یا غذائیت رکھنے والے انجیکشن سے یا ان انجیکشن سے جو رگ میں لگائے جاتے ہیں، احتیاط واجب کی بنا پر پرہیز کرے لیکن بے حسّ کرنے (سُن کرنے) کیلئے انجیکشن کا استعمال جائز ہے۔روزہ دار ہر طرح کی ڈرپ سے احتیاط واجب کی بنا پر پرہیز کرے۔

سیستانی
انجیکشن اور ڈرپ سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے طاقت بخش اور غذائیت رکھنے والا ہی کیوں نہ ہوں یا دوائی و غیرہ کے عنوان سے ہی کیوں نہ لگایا جائے۔

مکارم
دوائی والے یا طاقت بخش وہ تمام ہی انجیکشن جو پٹھوں میں لگائے جائیں اور اسی طرح سے پٹھوں میں ویکسین انجیکشن لگانا، روزہ دار افراد کیلئے جائز ہے لیکن وہ انجیکشن اور ڈرپ جو رگ میں لگایا جائے، جائز نہیں ہے۔

Contact: 03342727196
srhrizvi110@gmail.com

اعتکاف کی اجازت

والدین کی اجازت

خامنہ ای، نوری ، مکارم، سیستانی
فرزند کا اعتکاف اگر والدین کی اذیت کا سبب ہو، تو ان کی اجازت کے ساتھ وابستہ ہے۔

ہمسر (میاں/بیوی) کی اجازت

خامنہ ای
احتیاط واجب کی بنا پر بیوی کا اعتکاف ، شوہر کی اجازت کے ساتھ وابستہ ہے،
مگر یہ کہ شوہر کے حقوقوں میں سے کسی حق کے منافی نہ ہو

مکارم
احتیاط واجب کی بنا پر بیوی کیلے اپنے شوہر کی اجازت ضروری ھے ،سوائے اس کے کہ شوہر تیسرے دن اپنی اجازت سے منصرف (یعنی واپس پلٹ جائے) ہو جائے، اس صورت میں بیوی اعتکاف کو آخر تک جاری رکھے۔

مالک یا آفسر کی اجازت
تمام مراجع کی نظر میں اگر آفس یا کام کرنے کے معاہدے میں ایک خاص وقت میں دفتر میں حاضر ہونا ضروری ہو تو افسر کی اجازت کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں

نابالغ بچہ کا اعتکاف
تمام مراجع کی نظر میں نابالغ بچہ کا اعتکاف صحیح ہے۔

اعتکاف مسافر

وہ مسافر جس کی نماز قصر ہے اسکا روزہ صحیح نہیں، اسی لیے اسکا اعتکاف درست نہیں کیونکہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔

اسلیے

مسافر سفر میں روزہ نہیں رکھ سکتا:

مگر یہ کہ (بعض مراجع کی نظر میں) سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کرے، اور نذر بھی نذر شرعی ہو؛ یعنی تمام شرایط نذر جیسے صیغہ نذر اس میں پڑھا گیا ہو

نذر کا روزہ

سفر میں سفر کے لیے

- خامنہ ای: روزے کی نذر سفر میں منع نہیں ہے، اور اسی نذر کے ساتھ اسکا روزہ اور اعتکاف بھی صحیح ہے۔لیکن احتیاط واجب کی بنا پر نذر، سفر شروع ہونے سے پہلے ہو۔
- وحید، نوری ، مکارم: سفر میں روزہ رکھنےکی نذر نہیں کر سکتا
- سیستانی ، زنجانی: روزہ کی نذر سفر میں جائز ہے، یعنی مسافر سفر کی حالت میں اس سفر کے روزے کیلیے نذر کر سکتا ہے

وطن میں سفر کے لیے

- مکارم: جائز نہیں ، اور نذر کرنا صحیح نہیں
- بقیہ مراجع: جائز ہے

مکروہات اعتکاف

- لذت کے قصد سےخوشبو دار پودوں ،اسی طرح خوشبو کا سونگھنا ۔مکارم : اگر لذت کا قصد نہ بھی ہو ،تب بھی حرام ہے۔
- ہر قسم کاجنسی تعلق (شوہر/ بیوی سے)جو شہوت کا باعث بنے۔
- مجادلہ کرنا ، فخر ومباحات / اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے بحث کرنا
- استمنا کرنا احتیاط واجب کی بنا پر۔
- بےجا خرید و فروخت

توجہ: روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں کے علاوہ، دن اور رات میں حرام کاموں سے پرہیز

مبطلات اعتکاف

- خامنہ ای: ہر وہ کام جو روزے کو باطل کرتا ہے، اگر دن میں واقع ہو اعتکاف کو بھی باطل کرتا ہے۔ اسی طریقے سے جنسی تعلقات چاہے وہ شب میں ہی کیوں نہ ہوں اعتکاف کو باطل کر دیتے ہیں۔
- وحید، سیستانی، مکارم: احتیاط واجب کی بنا پر تمام محرماتِ اعتکاف، اعتکاف کو باطل کر دیتے ہیں۔ اور اگر محرمات تیسرے روز واقع ہوں تو کفارہ بھی واجب ہوتا ہے
- تمام مراجع: ۱:اگر جنابت کے بعد بلا فاصلہ مسجد کوغسل کیلیے ترک نہ کرنا اور مسجد میں ٹھرنا ۔ ۲: بغیر کسی شرعی عذر کےمسجد سے خارج ہونا، عرفی ،عقلی نیز شرعی اجازت کے ساتھ طولانی مدت کے لیے مسجد سے باہر رہنا ۔

طولانی مدت کے لیے مسجد سے باہر رہنا: تمام مراجع کے نزدیک مسجد کی حدود سے اتنی دیر باہر رہنا کہ عرف میں کہا جائے کہ اعتکاف باطل ہوگیا ہے تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔جیسے کوئی صبح ہسپتال جائے اور شام کو پلٹے۔

Contact: 03342727196
srhrizvi110@gmail.com

ضروری کاموں کے لیے مسجد سے نکلتے وقت واجب اور مستحب امور کی رعایت:

تمام مراجع: اگر منزل تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر سب سے چھوٹا راستہ استعمال کیا جائے۔

تمام مراجع سوای آقای مکارم: جتنی ضرورت ہو اتنی ہی مدت کی لیے باہرنکلے اور اس مدت کو طول نہ دے کہ دیکھنے والے اسے معتکف نہ سمجھیں۔

بیشتر مراجع: واجب ہے کہ سائے میں نہ بیٹھا جائے لیکن زیر سایہ چلنے میں اشکال نہیں ہے۔

سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر زیر سایہ نہ چلے۔

مکارم: سائے میں چلنے حتی بیٹھنے میں بھی کوئی اشکال نہیں۔

محرمات اعتکاف کی انجام دہی

عمداً

سیستانی، مکارم، شبیری، نوری: باطل ہے۔

خامنہ: احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔

سہواً

تمام مراجع: اگر غلطی سے کوئی عمل محرمات اعتکاف میں سےانجام پا جائے تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا

مکارم: اعتکاف اشکال سے خالی نہیں

مفسدات اعتکاف کے ارتکاب کی صورت میں اعتکاف کی قضا

اگر اعتکاف واجب (معین یا غیر معین) ہو

سیستانی وحید: احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس اعتکاف کو مکمل کرے اور اس کی قضا بجا لائے۔

بقیہ مراجع: قضا واجب ہے

اگر اعتکاف مستحب ہو

تمام مراجع:

اگر دوسرے دن کے غروبِ آفتاب (اذانِ مغرب) کے بعد مستحب اعتکاف کو باطل کیا ہے تو اس کی قضا واجب ہے۔

اگر دوسرے دن کے غروب آفتاب (اذانِ مغرب) سے پہلے مستحب اعتکاف کو باطل کیا ہے تو اس کے ذمّے قضا نہیں ہے۔

توجہ/ نکتہ: تمام مراجع کے نزدیک اوپر بیان کیے گئے مسائل میں قضا اس صورت میں واجب ہو گی جن اعتکاف کی نیت کے وقت اس شخص نے خدا کے ساتھ (اپنے ذہن) میں یہ شرط نہ رکھی ہو کہ جب چاہے اعتکاف ختم کر سکتا ہے۔

اعتکاف کی قضا کا طریقہ: اعتکاف کی قضا، اصل اعتکاف کی طرح ہے اس لیے ضروری ہے کہ تمام شرائط کی رعایت کی جائے اور کم سے کم تین دن پے در پے روزے رکھے۔

اعتکاف کا کفارہ

تمام مراجع:

اگر اعتکاف کو جماع کی وجہ سے باطل کیا ہے تو اس شخص پر کفارہ واجب ہے۔

اعتکاف کے باقی تمام محرمات کی وجہ سے اگرچہ اعتکاف باطل ہو جائے گا لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

اعتکاف کے کفارے کی مقدار: اعتکاف کو باطل کرنے کا کفارہ، ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کی طرح ہے۔ یعنی ضروری ہے کہ دو مہینے کے روزے رکھے یا 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

السلام علیکم: اللہ کے فضل و کرم سے معتکفین کی آسانی کے لیے احکام اعتکاف کو تین مراجع کرام کے فتویٰ کے مطابق چارٹ کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ ان فتاویٰ کی جمع آوری، ترجمہ، تصحیح، ترتیب و تنظیم میں جن افراد نے شرکت کی ہے ان سب کے شکر گزار ہیں۔ اللہ ہم سب کی عبادتوں، روزوں، کوششوں اور کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول مقبول فرمائے {آمین}۔

اس چارٹ کی فائل حاصل کرنے کے لیے ہمارے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ اس فائل میں بغیر تبدیلی کے چاپ کرانے کی اجازت ہے لیکن اسے تجارتی مقاصد کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

کام کی مزید بہتری کے لیے اپنے مفید مشوروں سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ

WhatsApp: +989354600901 | email: srhrizvi110@gmail.com | CellNo:+923342727196